از عدالت اعظمیٰ

مہاراشٹرا سرکار

بنام

وشنورام چندر

تاریخ فیصلہ:18 اکتوبر 1960ء

(ایم ہدایت اللہ و جے سی شاہ، جسٹسز۔)

جلاوطنی کا حکم، اگر سزا یافتہ مجرموں کے ماضی سے متعلق ہو-قانون، اگر ممکنہ یا ماضی سے متعلق ہو-بمبئی پولیس ایکٹ، 1951 (کا 22)، دفعات 57 (1) 142 , —تعزیرات ہند، دفعات .114, 380,411۔

16 نومبر 1949 کو جواب دہندہ تعزیرات ہند کے 380 اور 114 کے تحت مجرم قرار دیا گیا تھا۔ 15 اکتوبر 1957 کو، ڈپٹی کمشنر آف پولیس بمبئی نے اُس کو 57 (1) بمبئی پولیس ایکٹ مورخہ 15 اکتوبر 1957 کے تحت گریٹر بمبئی کی حدود سے باہر جلاوطنی کا حکم صادر کیا۔ بعد میں اس پر مقدمہ چلایا گیا اور زیر دفعہ 142 بمبئی پولیس ایکٹ کے تحت پریذیڈنسی مجسٹریٹ نے جلاوطنی کے حدود سے واپس آنے کا حکم صادر کیا۔ بمبئی ہائی کورٹ نے ایک نظر ثانی درخواست پر جوابدہندہ کو اس کی دلیل کو برقرار رکھتے ہوئے بری کر دیا جا کر اُس کی یہ دلیل کو صحیح قرار دی کہ دفعہ 57 بمبئی پولیس ایکٹ اکا اطلاق اس وقت تک نہیں ہوتا تھا جب تک کہ وہ سزا جس پر نظر بندی کی بنیاد رکھی گئی تھی ایکٹ کے نافذ ہونے کے بعد نہ ہو۔ اپیل کنندہ کی طرف سے اس عدالت کی خصوصی اجازت کے ساتھ اپیل پر یہ فیصلہ کیا گیا کہ اگرچہ قوانین کی عام طور پر ممکنہ طور پر تشریح کی جانی چاہیے جب تک کہ زبان انہیں واضح طور پر یا ضروری مضمرات اور تعزیری قوانین کے ذریعے پس منظر نہیں بناتی، اور نئے جرائم پیدا کرنے کی ریاست ہمیشہ ممکنہ ہوتی ہے، معذوری پیدا کرنے والے

ہے۔

مڈلینڈ ری کمپنی بنام پائی، 10 -CB۔ (NS) 179، ریکس بمقابلہ برتھ سیٹی، (1889) 58 ایل جے۔ (NS) M-C 158، کوئین بمقابلہ وائن، [1875] 10 QB-195، ایکس پارٹی پراٹ، 1884 12-QB۔ 334، بورک بمقابلہ نٹ، [1898] 1 QB, ۔ 725، گنیسن بمقابلہ AK۔ جوسلین، AIR۔ 1957 کلکتہ۔ 33، طاہر سیف الدین بمقابلہ طئیب بھائی موسیجی AIR 1953, بمبئ 183، ملکہ بمقابلہ باشندگانِ سینٹ میری وائٹ چیپل 1848 .12012-QB (E):116 811ERC اور ریکس بمقابلہ آسٹن، 1913 1 KB, 551، پر غور کیا گیا اور درخواست دی گئی۔

ممبئی پولیس ایکٹ کی دفعہ 57 نے کوئی نیا جرم نہیں بنایا لیکن اسے عوام کو مخصوص جرائم کے مرتکب ناپسندیدہ افراد کے فعال تعلقات سے بچانے کے لیے بنایا گیا تھا اور حکام کو ان کی سرگرمیوں کا نوٹس لینے کے قابل بنایا گیا تھا تاکہ انہیں ان کی سرگرمیوں کے علاقوں سے باہر رکھا جا سکے تاکہ مستقبل میں ایسی سرگرمیوں کی تکرار کو روکا جا سکے۔

لفظ فعل جیسا دفعہ 57 میں استعمال کیا گیا، کا مطلب ہے "ہو چکا ہوگا"۔ قانون سازی جس میں کسی سزا یافتہ مجرم کو اس کے اعمال سے روکنے کے لیے اس کے ماضی کا نوٹس لیا جاتا ہے، اس کا اطلاق ماضی سے نہیں کیا جا سکتا جب تک کہ اس کے خلاف کی گئی کارروائی ایکٹ کے نافذ ہونے کے بعد ہو۔ اس طرح زیر بحث ایکٹ کا اطلاق ماضی سے نہیں بلکہ ممکنہ طور پر کیا گیا تھا۔

جلاوطنی کا حکم مخلصانہ ہونا چاہیے اور اس کا تعلق کسی ایسی سزا سے ہونا چاہیے جو وقت کے ساتھ کافی قریب ہو۔

مرافعہ بذریعہ خصوصی اجازت از فیصلہ و حکم مورخہ 25 نومبر 1958 از سابقہ بمبئی ہائی کورٹ در مجرمانہ نظر ثانی عرضی نمبر 1393 / سالِ 1958 جو کہ فیصلہ اور حکم مورخہ 18 ستمبر سالِ 1958 پر زیڈنسی مجسٹریٹ II کلاس مازگان بمبئی در مقدمہ نمبر 1101 / سالہ 1958 صادر کیا گیا۔

یہ ایک اپیل ہے، جس میں اس عدالت، ریاست کی خصوصی اجازت کے ساتھ جوابدہندہ بمبئ کی ہائی کورٹ کی طرف سے بری کرنے کے حکم کے خلاف ہے جس کے تحت مقدمہ چلایا گیا تھا۔ 142 پولیس ایکٹ اور پریذیڈنسی مجسٹریٹ II کورٹ، مزگاؤں، بمبئ نے چھ ماہ کی سخت قید بامشقت کی سزا سنائی۔

16 نومبر 1949 کو وشنو رام چندر کو دفعات کے تحت مجرم قرار دیا گیا۔ 380 اور تعزیرات ہند کی دفعہ 114، اور ایک ماہ کی سخت قید کی سزا سنائی گئی۔ 15 اکتوبر 1957 کو، ڈپٹی کمشنر آف پولیس، بمبئ، کے ماتحت کام کر رہے تھے۔ 57 (ا) بمبئ پولیس ایکٹ (1951 کا 22) کے تحت وشنو رام چندر کے خلاف ایک حکم منظور کیا گیا جس میں اسے گریٹر بمبئ کی حدود سے بڑھا کر ایک سال کے لیے کام کرنا تھا۔ اس وقت، ایک پراسیکیوشن کے تحت 411. وشنو رام چندر کے خلاف تعزیرات ہند کی دفعہ زیر التوا تھی، اور وہ فوری طور پر بیرونی نہیں تھا، تاکہ وہ مقدمے میں شرکت کر سکے۔ یہ مقدمہ 10 جولائی 1958 کو ختم ہوا اور اس کے نتیجے میں اسے بری کر دیا گیا۔ اس کے فوراً بعد، ایک کانسٹیبل اسے گریٹر بمبئ کی حدود سے باہر لے گیا، اور وہاں چھوڑ گیا۔ استغاثہ کا مقدمہ یہ تھا کہ وہ گریٹر بمبئ واپس آیا، اور اسے 24 اگست 1958 کو پایہ ڈونی میں گرفتار کیا گیا۔ اس پر زیر سماعت مقدمہ چلایا گیا۔ 142 بمبئ پولیس ایکٹ۔ اس کی درخواست کہ اسے زبردستی پایہ ڈونی واپس لایا گیا اور گرفتار کیا گیا، پریذیڈنسی مجسٹریٹ نے قبول نہیں کیا، اور اسے مجرم قرار دیا گیا۔

انہوں نے ایک نظر ثانی کی درخواست دائر کی، جس کی سماعت بمبئ ہائی کورٹ کے ایک فاضل واحد جج نے کی۔ ہائی کورٹ کے سامنے تین اعتراضات اٹھائے گئے۔ پہلا یہ تھا کہ ڈپٹی کمشنر آف پولیس نے جلاوطنی کا حکم دینے سے پہلے اپنا ذہن مقدمہ کے حقائق پر نہیں لگایا تھا۔ دوسرا یہ تھا۔ 57 بمبئ پولیس ایکٹ ممکنہ تھا، اور اس کا اطلاق اس وقت تک نہیں کیا جا سکتا تھا، جب تک کہ سزا جس پر جلاوطنی کی کارروائی کی بنیاد تھی، اس

نہیں کیا، کیونکہ اس نے قرار دیا کہ دوسرا وجہ اچھا تھا۔

بمبئی پولیس ایکٹ کی دفعہ 57 مندرجہ ذیل ہے:-

بعض جرائم کے مرتکب افراد کو ہٹانا۔

اگر کسی شخص کو مجرم قرار دیا گیا ہے:-

(ا) تعزیرات ہند (1860 کا ایکس ایل وی) کے باب بارہویں، سولہویں یا اٹھارویں کے تحت کسی جرم کا، یا

(ب) بمبئی گداگری ایکٹ 1945 کی دفعہ 9 یا 23 کے تحت دو بار جرم۔ 1945 کا XXIII،) یا بمبئی انسدادِ جسم فروشی ایکٹ، 1923 (بمبئی۔ 1923 کا XI)، یا

(C) بمبئی پ انسدادِ جوا کاری ایکٹ، 1887 (بمبئی) کی دفعہ 4 یا 12-A کے تحت تین سال کی مدت کے اندر تین بار جرم۔ 1887 کا IV)، یا بمبئی ممنوعہ قانون، 1949 (بمبئی۔ 1949 کا XXV) کمشنر، ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ یا سب ڈویژنل مجسٹریٹ جسے اس سلسلے میں ریاستی حکومت کی طرف سے خصوصی طور پر اختیار دیا گیا ہے، اگر اس کے پاس یہ یقین کرنے کی وجہ ہے کہ ایسا شخص دوبارہ اسی طرح کے جرم میں ملوث ہونے کا امکان ہے جس کے لیے اسے سزا سنائی گئی تھی، تو وہ ایسے شخص کو ہدایت دے سکتا ہے کہ وہ اپنے دائرہ اختیار کی مقامی حدود کے اندر اس علاقے سے باہر، اس راستے سے اور اس وقت کے اندر جو مذکورہ افسر تجویز کرے اور اس علاقے میں داخل نہ ہو یا واپس نہ آئے جہاں سے اسے خود کو ہٹانے کی ہدایت کی گئی تھی۔

اپنے نتیجے پر پہنچنے میں، فاضل واحد جج نے مشاہدہ کیا کہ مقنّنہ نے سیکشن کے ابتدائی حصے میں ماضی کے حصے کا نہیں بلکہ موجودہ حصے کا استعمال کیا ہے، اور اس سے یہ اشارہ ملتا ہے کہ اس حصے کا استعمال صرف اس صورت میں کیا جانا تھا جہاں ایکٹ کے نافذ ہونے کے بعد کسی شخص کو سزا سنائی گئی ہو۔ انہوں نے مزید مشاہدہ کیا کہ تعزیراتی دفعہ ہونے کے ناطے اس کی ممکنہ تشریح کی جانی چاہیے۔ انہوں نے اسسٹنٹ گورنمنٹ وکیل کی اس

انہوں نے اس بارے میں 1949 میں ان کی سزا کی بنیاد پر کی سرگرمیوں کے بارے میں یقین دہانی کرائی تھی، انہوں نے مؤقف اختیار کیا جلاوطنی کے حکم کو اس وجہ سے اور اس بنیاد پر بھی غلط سمجھا جانا چاہیے کہ سزا ا ایکٹ کے نافذ ہونے کے بعد نہیں تھی۔

ہمارے سامنے ہونے والی سماعت میں جوابدہندہ کی نمائندگی نہیں کی گئی۔ ہم نے مسٹر دھبر کو اپیل کی حمایت میں سنا ہے، اور ہماری رائے میں، ہائی کورٹ نے جو نظریہ اختیار کیا تھا وہ درست نہیں تھا۔ 57 ایکٹ سے۔ یہ سوال کہ آیا کسی قانون سازی کا مقصد ممکنہ طور پر کام کرنا ہے یا ماضی سے متعلق ہے، اس کا فیصلہ اچھی طرح سے طے شدہ اصولوں کے مطابق کرنا ہوگا۔ بنیادی اصول یہ ہے کہ قوانین کی تشریح ہمیشہ متوقع طور پر کی جانی چاہیے، جب تک کہ قوانین کی زبان انہیں واضح طور پر یا ضروری مضمرات کے ذریعے ماضی سے متعلق نہ بنائے۔ نئے جرائم پیدا کرنے والے تعزیراتی قوانین ہمیشہ ممکنہ ہوتے ہیں، لیکن معذوری پیدا کرنے والے تعزیراتی قوانین، اگرچہ عام طور پر ممکنہ طور پر تشریح کی جاتی ہے، بعض اوقات ان کی تشریح ماضی سے کی جاتی ہے جب اس بات کا واضح ارادہ ہوتا ہے کہ ان کا اطلاق ماضی کے واقعات پر ہونا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ تعزیراتی قوانین کی اتنی تشریح کی گئی ہے جیسا کہ ارلے، سی جے نے "مڈلینڈ ریلی میں بیان کیا ہے۔ کو۔ وی۔ پائی (1) مندرجہ ذیل الفاظ میں: جن لوگوں کا فرض قانون کا انتظام کرنا ہے وہ پارلیمنٹ کے کسی ایکٹ کو ماضی سے متعلق کارروائی دینے کے خلاف بہت مناسب طریقے سے تحفظ فراہم کرتے ہیں، جب تک کہ مقنّنہ کا ارادہ کہ اس کی اس طرح تشریح کی جانی چاہیے، واضح، سادہ اور غیر واضح زبان میں ظاہر نہ ہو؛ کیونکہ یہ کسی کے انصاف کے احساس کو واضح طور پر جھٹکا دیتا ہے کہ ایسا کرنے کے وقت قانونی عمل کو کسی نئے قانون سازی کے ذریعے غیر قانونی قرار دیا جانا چاہیے"۔ اس اصول کو اب ہمارے آئین نے تسلیم کیا ہے اور قانون سازی کے اختیارات پر آئینی پابندی کے طور پر قائم کیا گیا ہے۔ (1) CB-10۔ (NS) 191-179۔"

تاہم، ایسے قوانین ہیں جو کوئی نئی سزا نہیں دیتے، لیکن ماضی کے طرز عمل کی بنیاد پر کچھ کارروائی کی اجازت دیتے ہیں۔ ایسے قوانین کے لیے، اگر کسی زبان میں اظہار کیا جاتا ہے جو

اس معاملے میں جو شادی شدہ خواتین (ترکِ کردہ کی صورت میں دیکھ بھال) ایکٹ، 1886 کے تحت پیدا ہوا تھا، اس ایکٹ کو بغیر کسی واضح الفاظ کے ماضی سے متعلق قرار دیا گیا تھا۔ کہا گیا:

"اس کا مقصد موجودہ برائی کا علاج کرنا اور شادی شدہ خواتین کو ترک وطن کا علاج فراہم کرنا تھا، چاہے اس طرح کا ترک وطن ایکٹ کی منظوری سے پہلے ہوا ہو یا نہیں"۔

"ایک اور اصول جو یہ بھی لاگو ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ عوام کو نقصان دہ کردار کی کارروائیوں سے بچانے کے لیے بنائے گئے قانون کو ماضی سے سمجھا جا سکتا ہے، اگر زبان اس طرح کی تشریح کو تسلیم کرتی ہے، حالانکہ اس کا یکساں طور پر ممکنہ معنی ہو سکتا ہے۔ کوئین بمقابلہ وائن () میں، جس میں خردہ فروشی کے ذریعے اسپرٹ فروخت کرنے والے افراد کی نااہلی سے نمٹا گیا ہے اگر انہیں جرم کا مرتکب قرار دیا جاتا ہے، تو اس ایکٹ کا اطلاق ان افراد پر ہوتا ہے جنہیں ایکٹ کے عمل میں آنے سے پہلے سزا سنائی گئی تھی۔ کاک برن، سی جے نے مشاہدہ کیا:

"اگر کوئی یہ سوچنے کی کوئی وجہ دیکھ سکتا ہے کہ اس قانون سازی کا ارادہ محض اس نااہلی کو مزید مسلط کر کے جرم کی بڑھانا تھا، تو مجھے مسٹر پولینڈ کی اس دلیل کی طاقت کو محسوس کرنا چاہیے، جو اس اصول پر مبنی ہے جو قوانین پر تعمیر کرنے میں حاصل ہوئی ہے- کہ جب وہ اپنی نوعیت میں سزا یافتہ ہوتے ہیں تو ان کی تشریح ماضی سے نہیں کی جانی چاہیے، اگر زبان اس پر ممکنہ اثر ڈالنے کی صلاحیت رکھتی ہے اور ضروری نہیں کہ وہ ماضی سے متعلق ہو۔ لیکن یہاں قانون سازی کا مقصد مجرموں کو سزا دینا نہیں ہے، بلکہ عوام کو عوامی گھروں سے بچانا ہے جن میں مشکوک کردار کے افراد ا..... سپرٹ بیچ کر رکھتے ہیں۔ ایکٹ کو دیکھنے پر استعمال کیے گئے الفاظ نظر آتے ہیں۔

ماضی کے ساتھ ساتھ مستقبل میں سزا یافتہ افراد سے عوام کو بچانے کے ارادے کو ظاہر کرنا؛ یہ الفاظ عملی طور پر ہر سزا یافتہ مجرم کے برابر ہیں۔"

اسی معاملے میں، آرکیبلڈ، جیسٹس، نے اپنے آپ کو زور سے اظہار کیا جب اس نے مشاہدہ کیا:" میں بالکل متفق ہوں، اگر یہ محض ایک تعزیراتی قانون تھا، کہ ہمیں اسے ماضی سے متعلق کارروائی نہیں دینی چاہیے؛ لیکن یہ عوامی اور سماجی نظام کے حوالے سے ایک قانون ہے، اور سزائیں دینا محض ضمانت ہے۔"

''میں سمجھتا ہوں کہ 'ارتکاب' کے الفاظ پر کوئی انحصار نہیں کیا جا سکتا کیونکہ یہ ظاہر کرتا ہے کہ ایکٹ کے عمل میں آنے کے بعد ہونے والی دیوالیہ پن کی کارروائیوں کا ہی ارادہ ہے۔"

اسی معاملے میں، بوون، ایل جے کے مشاہدات، تھے:

"میں سمجھتا ہوں کہ اس ایکٹ کا جتنا زیادہ مطالعہ کیا جائے گا اتنا ہی پتہ چلے گا کہ اسے بہت ہی عجیب انداز میں تیار کیا گیا ہے۔ میرا یہ کہنا نہیں ہے کہ یہ غیر فنکارانہ طور پر تیار کیا گیا ہے۔ میرے خیال میں یہ اس خیال پر بنایا گیا ہے کہ دیوالیہ پن کا ضابطہ بنایا جا رہا ہے، اور جب موجودہ تناؤ کا استعمال کیا جاتا ہے، تو اسے وقت کے سلسلے میں نہیں، بلکہ منطق کے موجودہ تناؤ کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔

فرائی، ایل جے نے مزید کہا:

"میں اس حصے میں موجودہ تناؤ کے معنی کے بارے میں بوین، ایل جے سے مکمل طور پر متفق ہوں؛ میرے خیال میں، وقت کی پرواہ کیے بغیر، اس کا استعمال ایک مفروضے کے اظہار کے لیے کیا جاتا ہے۔"

بورک بمقابلہ نٹ (") میں، لارڈ ایشر، ایم آر، بوین اور فرائی کے ان مشاہدات کے بارے میں بات کرتے ہوئے، ایل ایل۔ جے نے مشاہدہ کیا: ......"ایسا لگتا ہے کہ جب اس قانون میں موجودہ تناؤ کا استعمال کیا جاتا ہے (دیوالیہ پن ایکٹ 1883 کی دفعہ 32) تو غور کرنے کا وقت ہے۔ جس پر عدالت کو عمل کرنا ہے، نہ کہ اس وقت جب چیزوں کی وہ شرط وجود میں آئی جس پر اسے عمل کرنا ہے۔

"مذکورہ بالا اصولوں کو لاگو کرتے ہوئے لارڈ ایشیر، ایم آر نے مؤقف اختیار کیا کہ یہ سیکشن ماضی سے متعلق نہیں بلکہ ممکنہ تھا، کیونکہ اہم وقت وہ تھا جس پر اس بات پر غور کیا جانا تھا کہ آیا اس شخص کو نااہل قرار دیا گیا تھا اور اس کا تعلق ایکٹ کی منظوری کے بعد کے وقت سے تھا۔ تاہم، انہوں نے مزید کہا کہ "اگرچہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ یہ ماضی سے متعلق ہے، اس کے قوانین صرف عوامی فائدے کے لیے ہیں، اور وہ قاعدہ جو تعزیراتی ماضی سے متعلق قانون کے عمل کو محدود کرتا ہے، لاگو نہیں ہوتا ہے، کیونکہ یہ قانون تعزیراتی نہیں ہے۔

"ان اصولوں کو، اگرچہ متفقہ طور پر ظاہر نہیں کیا گیا، لیکن بعد کے معاملات میں انگلینڈ اور

"تاہم، میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ عام اور میں تقریباً تعمیر کے بنیادی اصول کے باوجود کہ قوانین، خاص طور پر واجبات پیدا کرنے والے قوانین، کی اس طرح تشریح نہیں کی جانی چاہیے کہ انہیں ماضی سے متعلق کارروائی دی جائے جب تک کہ اس سلسلے میں کوئی واضح شق یا دفعات میں مضمر کوئی ضروری ارادہ نہ ہو، ایک اور اصول ہے جس پر عدالتوں نے بعض اوقات عمل کیا ہے۔ یہ قرار دیا گیا ہے کہ جہاں کسی قانون کا مقصد کسی کو سزا دینا نہیں ہے بلکہ عوام کو ناپسندیدہ افراد سے بچانا ہے، ان کے کردار پر سزا یا بدانتظامی کا بدنما داغ ہے، وہاں تعمیر کے عام اصول کو سختی سے لاگو کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ تہر سیف الدین بمقابلہ طیب بھائی موسیجی (1) میں، وہی اصول چگلا، سی جے اور بھگوتی، جے (جیسا کہ وہ اس وقت تھے) کے ذریعے لاگو کیے گئے تھے، اور سینٹ میری وائٹ چیپل (3) کی ملکہ بمقابلہ باشندوں کا بھی حوالہ دیا گیا تھا جہاں لارڈ ڈین مین، سی جے نے اپنے فیصلے میں مشاہدہ کیا تھا:

کہ قانون کا اطلاق اُن افراد تک محدود ہے جو ایکٹ کو منظور ہونے کے بعد بیوہ ہوگئیں اور ماضی کے قانون کے خلاف فرض کیا گیا ہے جسے یہ تشریح مدد کرتی ہے؛ ہم نے پہلے ہی دکھایا کہ قانون کا بالواسط مستقبل پر حاوی ہے جیسا کہ یہ مستقبل کے ہٹاؤ کے ساتھ منسلق ہے کیونکہ اس کی کارروائی کے لیے تقاضوں کا ایک حصہ وقت سے پہلے جے ڈینٹ سے لے کر اس کی منظوری تک تیار کیا گیا ہے۔

اب، ایس۔ 57 بمبئ پولیس ایکٹ 1951 کے تحت کوئی نیا جرم نہیں بنایا گیا ہے اور نہ ہی اس کی سزا دی گئی ہے جو جرم نہیں تھا۔ یہ عوام کو ناپسندیدہ افراد کی سرگرمیوں سے بچانے کے لیے بنایا گیا ہے جنہیں کسی خاص قسم کے جرائم کا مجرم قرار دیا گیا ہے۔ یہ سیکشن صرف حکام کو اپنی سزاؤں کا نوٹس لینے اور انہیں اپنی سرگرمیوں کے دائرے سے باہر رکھنے کے قابل بناتا ہے، تاکہ عوام کو اس طرح کی سرگرمیوں کی تکرار سے بچایا جا سکے۔ جیسا کہ فلیمور، جے، نے ریکس بمقابلہ آسٹن (1') میں مشاہدہ کیا،

" کسی بھی شخص کو اپنے ماضی کے جرائم اور ان کے نتائج میں ایسا حق حاصل نہیں ہے جو اسے اس بات پر اصرار کرنے کا حق دے کہ مستقبل میں کسی بھی قانون سازی میں اس کی پچھلی تاریخ کے لیے جو بھی مشکل ہو اس کا خیال نہیں رکھا جائے گا۔" ایک مجرم جسے سزا دی گئی ہو اسے

اطلاق ماضی سے نہیں بلکہ ممکنہ طور پر کیا گیا تھا۔

یہ صرف اس بات پر غور کرنے کے لیے باقی ہے کہ آیا سیکشن کی زبان ایکٹ کے منظور ہونے سے پہلے ماضی کے اقدامات کی بنیاد پر کسی کارروائی کو روکتی ہے۔لفظ فعل "رہا ہے" موجودہ کامل تناؤ میں ہے، اور اس کا مطلب یا تو "ہوگا" یا "ہوگا" ہوسکتا ہے۔تاہم، مجموعی طور پر قانون سازی کے منصوبے اور خاص طور پر اس کے دیگر حصوں کو دیکھتے ہوئے، یہ ظاہر ہوتا ہے کہ سابقہ معنی کا ارادہ ہے۔فعل " کیا گیا ہے" ماضی کے اعمال کو بیان کرتا ہے، اور، فرائی کی زبان لینے کے لیے، ایل جے، ایکس پارٹی پراٹ (2) میں، وقت کی پرواہ کیے بغیر، ایک مفروضے کے اظہار کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

."تاہم، بمبئی پولیس ایکٹ کے 57 کے تقاضوں کو پورا کرنے کے لیے ایک جلاوطنی کے حکم کو حقیقی بنایا جانا چاہیے، جس میں ایک ایسی سزا کو مدنظر رکھا جائے جو وقت کے ساتھ کافی قریب ہے۔چونکہ کوئی مطلق قاعدہ متعین نہیں کیا جا سکتا، اس لیے ہر معاملے کا انحصار اس کے اپنے حقائق پر ہونا چاہیے۔

نتیجے میں، ہم بری ہونے کے فیصلے کو منسوخ کر دیتے ہیں، اور مقدمے کو ہائی کورٹ کو واپس بھیج دیتے ہیں تاکہ دیگر نکات کو نمٹایا جا سکے جن کی اس کے سامنے درخواست کی گئی تھی اور ہماری طرف سے یہاں کیے گئے مشاہدات کی پیداش میں نکات جو اُبھارے گئے اُن پر فیصلہ کریں۔

اپیل کی اجازت دی گئی۔

آمدنی ٹیکس کا کمشنر، بمبئی سٹی، بمبئی۔

(ایس کے ڈی ایس، ایم ہدایت اللہ اور جے سی شاہ، جے۔)

انکم ٹیکس-- جنرل نوٹس-غیر رہائشی ذمہ داری ریٹرن-پیریڈ آف لمیٹیشن-انڈین انکم ٹیکس ایکٹ، 1922 (1922 کا 11)، ایس۔22 (1) & (2), ایس۔34 (1) (a) اور

علاقے کے اندر اسے حاصل ہونے والی کچھ منافع بخش آمدنی کا ریٹرن جمع نہیں کیا۔انکم ٹیکس افسر نے اس کے تحت نوٹس جاری کیے۔34 کے ساتھ پڑھیں۔22(2)ان سالوں کے سلسلے میں ٹیکس کی تشخیص کے لیے قانون۔زیر بحث نوٹس تشخیص کے سالوں کے اختتام سے آٹھ سال کے اندر جاری کیے گئے تھے اور مقررہ مدت کے اندر تھے۔34(1)(ا)۔اپیل کنندہ نے دعوی کیا کہ تشخیص کے نوٹس سی ایل کے زیر انتظام تھے۔(1)(ب) 34 کا اور سی ایل سے نہیں۔(1)(a)،اگرچہ اپیل کنندہ نے زیر بحث سالوں سے اپنی آمدنی کی واپسی عام نوٹس کے طور پر نہیں کی تھی۔22(1) ریٹرن جمع کرانے کی ذمہ داری کو جنم نہیں دیا اور اس کی غیر فعالیت ریٹرن جمع کرانے میں کمی یا ناکامی کے مترادف نہیں تھی کیونکہ وہ غیر رہائشی تھا،اور تشخیص کی کارروائی کو حد سے روک دیا گیا تھا۔

فرض کیا،کہ "ہر شخص" کا اظہار ہوتا ہے۔22(1)انڈین انکم ٹیکس ایکٹ،1922 میں وہ تمام افراد شامل ہیں جو ٹیکس ادا کرنے کے ذمہ دار ہیں اور غیر رہائشیوں کو اس کے تحت عام نوٹس کے مطابق ریٹرن جمع کرنے کی ذمہ داری سے مستثنی نہیں ہے۔ایک بار اس کے تحت مقررہ طریقے سے اشاعت کے ذریعے نوٹس دیا جاتا ہے۔22(1) , ہر وہ شخص چاہے وہ رہائشی ہو یا غیر رہائشی جس کی آمدنی ٹیکس سے مستثنی زیادہ سے زیادہ رقم سے زیادہ ہے،ریٹرن جمع کرانے کا پابند ہے اور اگر وہ ایسا نہیں کرتا ہے،